اجازت دیتے ہیں۔ اب وہ سراپا حیران تھا، پریشان ہو گئے۔ بولا: کیوں؟ میں ہمیشہ آپ کی بات سنتا ہوں کہ چوری منع ہے، ڈاکہ منع ہے، کسی کی اجازت کے بغیر کوئی چیز اٹھانا منع ہے؛ لیکن مجھے خاص لائسنس مل رہا ہے نقب زنی کا!!

رسول اللہ ﷺ نے وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: نقب زنی کرنی ہے؛ لیکن لوگوں کا مال نہیں اٹھانا۔ مکہ میں اس وقت ہمارے کئی بھائی کفار کے گھروں میں قید ہیں۔ کیوں قید ہیں؟ اس لیے کہ انہوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ کسی کے بھائی، کسی کے باپ، کسی کے چچا اور کسی کے رشتہ دار نے ان کو بند کرلیا ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں: دین اسلام کو چھوڑ دو ورنہ یہیں اسی حال میں مرو گے۔ لیکن وہ اسلام کو چھوڑنے کے لیے تیار نہیں۔ ان کا جائزہ لو کہ وہ کہاں اور کس حال میں ہیں۔ ان کی نشاندہی کرو اور نقب زنی کرکے چپکے سے ان کو نکال کر لے آؤ۔ باقی رہی تمہارے اخراجات، اس کا ذمہ ہم اٹھاتے ہیں۔ وہ بڑا خوش ہوا کہ مسلمان بھی بن جاؤں گا اور کام بھی جاری رہے گا۔ اس طرح اس نے کئی مسلمان قیدیوں کو چھڑایا۔

ایک دن مرثد بن ابی مرثد رضی اللہ عنہ اسی مشن پر تھا۔ مکہ کے مضافات سے گزر رہے تھے۔ چاندنی رات تھی، ایک گھر کی چھت سے ایک عورت نے جس کے ساتھ جاہلیت میں مرثد کے تعلقات تھے، اس کو دیکھا تو پہچان لیا، پرانا دوست ہے۔ دور سے آواز دی: موقع اور وقت ہے، آجاؤ۔ لیکن مرثد نے کہا: میں نہیں آسکتا۔ پوچھا کیوں؟ کیا ہوا؟ اب وہ مختصر جملہ ہے جو اس نے کہا تھا اور محفوظ ہے؛ لیکن بڑا سنہرا اور قیمتی ہے اور ساری بات جو میں کرنا چاہتا ہوں وہ اسی جملے میں آجاتا ہے۔ مرثد نے کہا: ''الإسلامُ حالَ بيني و بينكِ'' میرے اور تمہارے درمیان ایک روک اور دیوار آگیا ہے، جو مجھے تمہارے پاس آنے نہیں دیتی۔ اور اس رکاوٹ کا نام ''اسلام'' ہے۔ میں مسلمان ہو گیا ہوں، اب میں یہ کام نہیں کرسکتا۔

اس طرح حیرانی کی بات ہے کہ وہ کسی سکول، دارالعلوم، کالج اور یونیورسٹی کے فارغ نہیں تھے؛ لیکن مسلمان ہوتے ہی انہوں نے اسلام کی روح اور اصل تقاضے کو سمجھ لیا۔ یہ اُمّی لوگ رضی اللہ عنہم، اُمّی رسول ﷺ کی خدمت میں بیٹھتے اور اتنی گہری سمجھ ان کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمادی کہ انسان حیران ہو جاتا ہے۔ تو یہ ہے اسلام۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس ''اسلام'' کی سمجھ عطا فرمائے، اس پر چلنے اور اس کو زندگی کا رہنما اصول بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

قسم الترجمة (قسط 6)

اے عاقبت نا اندیش!! کب کرو گے توبہ؟!

أيُّها المُقَصِّرُ مَتٰى تَتُوبُ؟ (القسم العلمي بدار الوطن۔ الرياض ط: ١٤٢٠هـ) ترجمہ: ابومحمد

توبہ کرانے اور اس پر قائم رکھنے والے اسباب

{2}: **گناہوں کے انجام پر غور کرنا:** جب انسان جانتا ہے کہ یقیناً گناہوں کی سزا نہایت بری اور ان کا انجام بدتر ہوتا ہے۔ اور یقیناً سزا موقع کے انتظار میں ہے، تو یہ چیز اسے ابتدا ہی میں گناہ سے بچنے کی دعوت دیتی ہے۔ اور اگر اس سے کچھ سرزد ہو چکا ہو، تو اس سے توبہ کراتی ہے۔

امام ابن الجوزیؒ نے کہا: **عقل کی فضیلت تو ''انجام پر غور کرنا'' ہے۔ کم عقل موجودہ حالت کو ہی دیکھتا ہے، اس کی نظر اس کے انجام پر نہیں ہوتی۔ بیشک چور، مال دیکھ کر چوری کرتا ہے اور ہاتھ کاٹنے کی سزا کو بھول جاتا ہے۔ اسی طرح شرابی اسی لمحے لذت حاصل کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں جو دنیاوی واخروی آفتیں اس پر پڑ سکتی ہیں، انہیں بھلا دیتا ہے۔ اسی طرح زنا بھی ہے، بیشک انسان شہوت پوری کرنے کا سوچتا ہے، اور اس کے نتیجے میں پیش آنے والی دنیاوی رسوائی اور حد شرعی کو بھول جاتا ہے۔ پس ان منتخب مثالوں پر قیاس کرو اور انجام کار سے متنبہ رہو۔ اور کسی ایسی لذت کو ترجیح نہ دو، جو بہت ساری بھلائیوں سے محروم کر دے۔** [صيد الخاطر]

{3}: **قرآن مجید پر غور و فکر:** قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی کتاب مبین ہے، اس میں ہدایت، نور اور ہر فتنے سے بچ نکلنے کا راستہ ہے، خواہ وہ خواہشاتِ نفس کے فتنے ہوں یا شکوک وشبہات کے۔ اور جس نے قرآن مجید پر حقیقی غور کیا، وہ اسے فائدہ مند علم، سچی توبہ، دور اندیش بصیرت، دنیا میں بے رغبتی، آخرت کی طرف توجہ، گناہوں سے نفرت، اطاعت سے محبت اور اللہ بلند و برتر کی عظمت کا احساس عطا کرے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا۝﴾ [الإسراء ٨٢] ''اور ہم قرآن مجید میں وہ سب نازل فرماتے ہیں جو اہل ایمان کے لیے شفا اور رحمت ہے، اور یہ ظالموں کو نقصان کے سوا کچھ نہیں بڑھاتا۔''

{4}: **نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنے اور برے لوگوں کی صحبت سے بچنے کا شوق:** اور یہ بھی انسان کو

توبہ کرانے اوراس پر قائم رہنے میں مددگار بنتا ہے۔

یقیناً طبیعتیں میل جول والوں کی صفات چوری کرتی ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿اَلْاَخِلَّاءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۝﴾[الزخرف ٦٧] ’’گہری دوستی رکھنے والے سب اس روز ایک دوسرے کے دشمن بنیں گے سوائے پرہیزگاروں کے۔‘‘ اور حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’آدمی اپنے گہرے دوست کے دین پر ہوتا ہے؛ پس تم میں سے ہر ایک کو دیکھنا چاہیے کہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔‘‘ [الترمذي]

{5}: **اور توبہ کو جاری رکھنے کے اسباب میں سے گناہ والی جگہ سے نکل جانا بھی ہے:** اگر اس کی وہاں موجودگی دوبارہ گناہ میں پڑنے کا سبب بن سکتی ہو: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ۝﴾[النساء] ’’کیا اللہ پاک کی زمین وسیع نہیں تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے ؟!‘‘

{6}: اور توبہ جاری رکھنے کے اسباب میں سے ذکر الٰہی، اللہ سے دعا کرنا اور مغفرت مانگتے رہنا بھی ہے:

یقیناً ذکر الٰہی دلوں کی زندگی ہے، دعا مؤمن کا اسلحہ ہے، اور استغفار توبہ و مائل بالٰہی ہونے کی دلیل ہے۔ یہ تمام دل کو جگاتے اور ہشیار رکھتے ہیں۔ اور اس سے سنگ دلی، غفلت اور دنیا سے چمٹ جانے کی آفتوں کو دور کرتے ہیں۔

{7}: **اور توبہ جاری رکھنے کے اسباب میں سے:** مستقبل کے پروگراموں کا محدود رکھنا، موت کو یاد کرتے رہنا، آخرت کی منزلوں کو یاد رکھنا، قبروں کی زیارت کرنا اور جنازے کے ہمراہ جانا بھی ہے۔ یہ تمام اعمال دل کو بیدار رکھنے اور غفلت میں نہ پڑنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔

{8}: **اور توبہ قائم رکھنے کے اسباب میں سے:** کھانے، پینے، پہننے، رہنے سہنے، سواری کرنے اور استعمال کی ہر چیز میں حلال کی پابندی کرنا بھی ہے۔

{9}: **اور ان اسباب میں سے:** واضح حرام چیزوں کو ضائع کر کے ان سے چھٹکارا حاصل کرنا بھی ہے، مثلاً نشہ آور اشیاء، موسیقی وغیرہ کے آلات، تصویریں، فلمیں، بے حیائی والی کہانیاں، مجسمے، ڈش وغیرہ۔

تائبین (توبہ کرنے والوں) کے بعض منتخب واقعات

میرے پیارے بھائی!

توبہ کرنے والوں کے واقعات بکثرت ہیں...... اور لوٹ آنے والوں کی خبریں طویل ہیں...... کتنے زیادہ